وصیۃ العرفان

مولانا شمس تبریز بنارسی

قیمت
1/75

ادارہ معارف ملی کرنیل گنج کانپور

تقریظ

امیر العلماء رئیس الفضلاء زبدۃ العارفین سراج السالکین

مولانا سراج الحق صاحب ظلہ مچھلی شہری

باسمہٖ سبحانہٗ

حُسنِ اتفاق سے کتاب "وصیۃ العرفان" کے مطالعہ کا شرف اس ناکارہ کو قبل طباعت حاصل ہو چکا تھا۔ اور اس ناکارہ نے اس کا حرف حرف لذت و اثر لے کر پڑھا اور جب تک اسے تمام و کمال پڑھ نہیں چکا اس کا مطالعہ بند نہیں کر سکا۔ ماشاء اللہ اول سے آخر تک حقائق شریعت کا خزینہ، معارفِ طریقت کا گنجینہ اور علوم روحانیت کا ایک غیر متوقع دفینہ ہے اور کیوں نہ ہوتی کہ ایک تو اس کے مؤلف و مرتب مخلص مولوی شمس تبریز بنارسی سلمہ اللہ خود بادۂ عرفاں کے ذوق شناس ہیں۔

قدرت نے جو ان کو مولانا روم کے مرشد رحمہما اللہ کی ہمنامی کا شرف بخشا ہے۔ تو بلا وجہ اشتراک کے تو نہیں بخشا ہے۔ شاید اس نام کے رکھنے والے ہر شخص کو حق تعالیٰ اپنے نورِ معرفت سے ضرور ہی نوازتے ہیں کہ شمس اور نور میں لزوم ہے۔ گو بظاہر تو شمس علت ہے۔ اور

نور اس کا نتیجہ. مگر اہلِ حقیقت جانتے ہیں کہ شمس خود محجوب ہے. اور نورِ حق اور نورِ مطلق اس کی علت. پس ایک تو خود شمس مبدأ فیاض اور خالق النور جل شانہ کی تجلی سے ستارہ مستفیض اور دوسرے جنیدِ وقت شبلئ دوراں، ناصح ملت، مصلح امت، پیکرِ سنت، متبع شریعت، جامع طریقت و حقیقت حضرت اقدس مولانا و مقتدانا الحاج الحافظ الشاہ العارف باللہ وصی اللہ الاعظمی ثم الٰہ آبادی الحال اللہ لتربیۃ الطالبین بقارہ وادام الی حضرت القدس والقرب ارتقارہ کے فیض تربیت سے مستنیر گویا نورٌ علیٰ نور کے مصداق بن گئے. چنانچہ نام کتاب کا جزاول براعت استہلال کے طور پر ایسی انتساب کا اعلان کر رہا ہے.

اس کتاب میں مرتب موصوف نے چند مہتم بالشان مسائل سلوک کا انتخاب کرکے ان کے متعلق اکابر فریق مثل امام غزالی. شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب. حضرت مولانا گنگوہی. حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمہم اللہ کے اور پھر ہمارے پیر و مرشد مصلح مدظلہٗ کے ارشادات و ملفوظات کو بہت سلیقہ سے سجایا ہے اور بیشتر تو بجنسہٖ و بلفظہٖ لیکن شاید بعض جگہ جزوی تلخیص یا تشریح کیساتھ بیان کیا ہے. اس لئے فی الواقع یہ کتاب عرفان و احسان کی ایک نصیحت اور وصیت ہی ہے.

اس بلند پایہ کتاب کے تعارف میں اس ناکارہ کا کچھ لکھنا

دراصل خود اپنی کم سوادی اور بے نصیبی کا اعلان کرنا ہے۔ مگر حکم دوست کو کیا کہیے مجبور ہو کر قلم اٹھانا پڑا۔ شاید اسمیں لطیفۂ الٰہی یہ ہو ہو کر سراج کو بھی شمس کے ساتھ (معیت مطلقہ کی نہ سہی۔ معیت مطلقہ کی سہی) گونہ نسبت ہے بحکم وَجَعَلْنَا الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ بہر حال جہاں شمس ہوگا اور نور ہوگا۔ وہاں سراج کا ذکر گو برائے نام سہی، کچھ بے محل نہ ہوگا ع

بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

والسلام

بندۂ ظاہر و شرمندۂ باطن

سراج الحق مچھلی شہری

حسن منزل الٰہ آباد

۲ر جمادی الاخری سنہ ۱۳۸۴ھ

۱۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء